دہلی میں پانی کا بحران: کانگریس نے بی جے پی کے خلاف کھولا محاذ

دیویندر یادو کی قیادت میں 'مٹکا پھوڑ' احتجاج

قومی آواز

دہلی میں پانی کی بڑھتی ہوئی قلت کو لے کر کانگریس نے بی جے پی کی ریکھا گپتا حکومت کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ دہلی کانگریس کے صدر دیویندر یادو کی قیادت میں ریاست بھر کے بلاکس میں میں 'مٹکا پھوڑ' احتجاج کیے گئے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا کہ دہلی جل بورڈ اور بی جے حکومت آبی بحران سے نمٹنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے عام لوگوں اور خاص کر غریب طبقے کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دہلی کانگریس صدر نے خود براڑی سمیت کئی علاقوں میں منعقد کردہ 'مٹکا پھوڑ' مظاہروں میں حصہ لیا۔ کراول نگر ضلع کے براڑی واقع دہلی جل بورڈ دفتر کے باہر ہوئے احتجاج میں بڑی تعداد میں کانگریس کارکنان اور مقامی لوگ شامل ہوئے۔ احتجاج کے دوران حکومت کے خلاف جم کر نعرے بازی کی گئی اور پانی کے مسائل کا فوری حل نکالنے کا مطالبہ کیا گیا۔ دیویندر یادو نے بی جے پی حکومت کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ ریکھا گپتا حکومت غریبوں کے مفادات کو نظر انداز کر رہی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ غریبوں کو راجدھانی سے باہر کرنے کی سوچی سمجھی حکمت عملی کے تحت ان کے گھر توڑے جا رہے ہیں۔ شدید گرمی میں انہیں پینے کے پانی کے لیے ترسایا جا رہا ہے، بجلی کٹوتی اور گندگی جیسے مسائل کا سامنا کرنے کے لیے مجبور کیا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ایسے حالات غریبوں کے وجود کے لیے خطرہ پیدا کر رہے ہیں۔ کانگریس لیڈر دیویندر یادو نے دعویٰ کیا کہ کانگریس حکومت کے دوران غریبوں کو باعزت زندگی دینے کے لیے کئی اہم قدم اٹھائے گئے تھے۔ کانگریس نے جھگی-جھونپڑی میں رہنے والے لوگوں کے لیے 'ان-سیٹو فلیٹ' منصوبہ شروع کیا تھا اور غیر مجاز کالونیوں کو ریگولرائز کیا تھا۔ ان کے مطابق کانگریس کے 15 سالہ دور اقتدار میں دہلی والوں کو پانی کے ایسے سنگین مسائل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت کے ذریعہ بنائے گئے فلیٹس کو غریبوں کو الاٹ کرنے کے بجائے گزشتہ عام آدمی پارٹی حکومت اور موجودہ بی جے پی حکومت نے انہیں نظر انداز کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ دونوں حکومتوں نے غریبوں کی مجبوریوں پر سیاست کی اور ان کی بازآبادکاری کے مسئلے کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ پارٹی کے کارکنان پانی کی کمی کے مسئلے پر مسلسل آواز اٹھاتے رہیں گے اور حکومت پر دباؤ بناتے رہیں گے۔

وزیراعظم مودی کا اہم انڈو پیسیفک دورہ اگلے ماہ متوقع

انڈونیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ جائیں گے

ایم این این

نئی دہلی// وزیراعظم نریندر مودی آئندہ ماہ ایک اہم انڈو پیسیفک دورے پر انڈونیشیا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کا سفر کرنے والے ہیں۔ رپورٹس کے مطابق یہ دورہ خطے میں بھارت کی بڑھتی ہوئی سفارتی اور تزویراتی سرگرمیوں کے تناظر میں انتہائی اہمیت کا حامل سمجھا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق وزیراعظم مودی اپنے دورے کا آغاز انڈونیشیا سے کریں گے، جس کے بعد وہ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کا دورہ کریں گے۔ توقع ہے کہ اس دوران تجارت، دفاع، سمندری سلامتی، سرمایہ کاری، سپلائی چینز اور انڈو پیسیفک تعاون سمیت متعدد اہم امور پر بات چیت ہوگی۔ مبصرین کے مطابق یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب انڈو پیسیفک خطہ عالمی سیاست کا اہم مرکز بنتا جا رہا ہے اور بھارت اپنے شراکت دار ممالک کے ساتھ تعلقات مزید مضبوط بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے ساتھ تعاون کے فروغ کے علاوہ انڈونیشیا کے ساتھ بحری اور اقتصادی روابط بھی ایجنڈے میں شامل رہنے کا امکان ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دورہ آزاد، کھلے اور جامع انڈو پیسیفک کے لیے بھارت کے وژن کو آگے بڑھانے کے ساتھ ساتھ خطے میں اقتصادی اور سیکیورٹی تعاون کو مزید تقویت دینے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔

'بی جے پی نے دیپک کا پرکاش بجھا دیا'

اوپیندر کشواہا کے وزیر بیٹے کو ایم ایل سی امیدوار نہ بنائے جانے پر کانگریس کا طنز

قومی آواز بیورو

راشٹریہ لوک مورچہ (آر ایل ایم) کے صدر اوپیندر کشواہا کے بیٹے دیپک پرکاش کا وزارتی عہدہ جانا تقریباً طے ہو گیا ہے۔ کیونکہ قانون ساز کونسل کی 10 سیٹوں کے لیے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ آج ہے۔ ان کو این ڈی اے نے اپنا امیدوار نہیں بنایا ہے اور وہ فی الحال کسی بھی ایوان کے رکن نہیں ہیں۔ اس پر کانگریس نے بی جے پی کو ہدف تنقید بنایا ہے۔ ہندی نیوز پورٹل 'دینک بھاسکر' پر شائع خبر کے مطابق بہار کانگریس کے ترجمان اسیت ناتھ تیواری نے کہا کہ "بی جے پی نے دیپک کا پرکاش بجھا دیا ہے۔ سمراٹ چودھری کے سامنے کسی دوسرے کشواہا چہرے کو بی جے پی نتیاندر ائے کو آگے بڑھانے کے لیے بی جے پی کے کتنے یادو لیڈران کی سیاست ختم کر دی گئی۔ ایک منگل پانڈے کے تحفظ کے لیے بی جے پی نے کتنے براہمن لیڈران کی سیاست ختم کر دی۔ جبکہ وجے سنہا کی سیاست کو ختم کرنے کی کوشش چل رہی ہے۔" دوسری جانب بہار حکومت کے پنچایتی راج کے وزیر دیپک پرکاش کی دوبارہ تقرری کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ میں مفاد عامہ کی عرضی داخل کی گئی ہے۔ عرضی میں نمایاں طور پر یہ سوال اٹھایا گیا ہے کہ کوئی شخص جو بہار کے کسی بھی ایوان کا ممبر نہیں ہے، کیا آئین کی دفعہ 164 (4) کے تحت دی گئی 6 ماہ کی مدت ختم ہونے کے بعد دوبارہ وزارت کے عہدے پر اس کا تقرر کیا جا سکتا ہے؟ ابھرنے نہیں دے گی۔" اسیت ناتھ تیواری نے مزید کہا کہ "یہ بی جے پی کی سیاست کا حصہ ہے۔ اب کسی بھی کشواہا چہرے کو بی جے پی میں آگے بڑھنے نہیں دیا جائے گا۔ کشواہا لیڈران کو چھوٹی چھوٹی جگہوں تک ہی محدود کر کے رکھا جائے گا۔" ان کے مطابق بی جے پی ذات پر مبنی سیاست کرتی ہے۔ جب بی جے پی کے پاس کشواہا سماج سے ایک چہرہ وزیر اعلیٰ کے طور پر آ گیا ہے تو کسی اور کشواہا کو کیسے ابھرنے دے گی۔ کانگریس کے ترجمان اسیت ناتھ تیوری کے مطابق اپیندر کشواہا کی سیاسی شبیہ ہمیشہ اقتدار کے ساتھ بنے رہنے کی ہے۔ وہ ہر حال میں این ڈی اے میں بنے رہنا چاہیں گے۔ وہ یہی چاہیں گے کہ مستقبل میں بیٹے کے لیے بھی جگہ بن جائے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ایک

بھارت۔ متحدہ عرب امارات شراکت داری اور اسٹریٹجک خودمختاری کا ارتقاء

ایم این این

نئی دہلی// بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان تعلقات گزشتہ چند برسوں میں غیر معمولی طور پر مضبوط ہوئے ہیں اور اب یہ شراکت داری روایتی تجارتی روابط سے آگے بڑھ کر ایک جامع اسٹریٹجک تعلق کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ تجزیوں کے مطابق دونوں ممالک نے تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، دفاع، ٹیکنالوجی، فوڈ سیکیورٹی اور رابطہ کاری سمیت متعدد شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا ہے۔ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے کے بعد دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت اور امارات کے تعلقات اس بات کی مثال ہیں کہ کس طرح دو ممالک اپنی قومی ترجیحات اور اسٹریٹجک خودمختاری کو برقرار رکھتے ہوئے باہمی مفادات کی بنیاد پر مضبوط شراکت داری قائم کر سکتے ہیں۔ دونوں ممالک مختلف عالمی اور علاقائی معاملات پر آزاد خارجہ پالیسیاں رکھتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ان کے تعلقات مسلسل مضبوط ہو رہے ہیں۔ توانائی کے شعبے میں امارات بھارت کے اہم شراکت داروں میں شامل ہے، جبکہ قابل تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن اور نئی ٹیکنالوجیز میں تعاون کے امکانات بھی تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح بنیادی ڈھانچے، بندرگاہوں، لاجسٹکس اور ڈیجیٹل معیشت کے شعبوں میں بھی دونوں ممالک کے درمیان تعاون میں وسعت آئی ہے۔ مبصرین کے مطابق بھارت۔ امارات تعلقات کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ دونوں ممالک عالمی جنوب کے ابھرتے ہوئے کردار، کثیر قطبی عالمی نظام اور اقتصادی روابط کے فروغ کے حوالے سے کئی مشترکہ مفادات رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شراکت داری مشرق وسطیٰ اور بحر ہند کے خطے میں بڑھتی ہوئی اہمیت اختیار کر رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ موجودہ عالمی جغرافیائی سیاسی تبدیلیوں کے دوران بھارت اور متحدہ عرب امارات کے تعلقات ایک ایسے ماڈل کے طور پر سامنے آئے ہیں جو اقتصادی تعاون، سفارتی ہم آہنگی اور اسٹریٹجک خودمختاری کو یکجا کرتا ہے، اور مستقبل میں اس شراکت داری کے مزید مضبوط ہونے کے امکانات موجود ہیں۔

براہموس میزائل کی بڑھتی ہوئی عالمی موجودگی۔

بھارت کے دفاعی اثر و رسوخ میں اضافہ

نئی دہلی// ایم این این// بھارت کے سپرسونک کروز میزائل براہموس کی عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی موجودگی کو ملک کی دفاعی اور سفارتی حکمت عملی کی ایک اہم کامیابی قرار دیا جا رہا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق براہموس نہ صرف بھارتی مسلح افواج کی صلاحیتوں میں اضافہ کر رہا ہے بلکہ عالمی دفاعی منڈی میں بھی اپنی مضبوط جگہ بنا رہا ہے۔ براہموس، جو بھارت اور روس کے مشترکہ تعاون سے تیار کیا گیا ہے، دنیا کے تیز ترین آپریشنل سپرسونک کروز میزائلوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہ میزائل زمین، سمندر، فضاء اور آبدوزوں سے داغا جا سکتا ہے اور مختلف اہداف کو انتہائی درستگی کے ساتھ نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ حالیہ برسوں میں بھارت نے براہموس کی برآمدات پر خصوصی توجہ دی ہے۔ فلپائن کے ساتھ ہونے والا تاریخی دفاعی معاہدہ اس سلسلے میں ایک اہم پیش رفت سمجھا جاتا ہے، جبکہ جنوب مشرقی ایشیا، مشرق وسطیٰ اور دیگر خطوں کے متعدد ممالک بھی اس نظام میں دلچسپی ظاہر کر چکے ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ براہموس کی بڑھتی ہوئی عالمی مانگ بھارت کی دفاعی صنعت کے فروغ، "میک اِن انڈیا" مہم اور دفاعی خودانحصاری کی پالیسی کی عکاسی کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ نظام بھارت کو ایک قابل اعتماد دفاعی شراکت دار کے طور پر بھی پیش کرتا ہے۔ دفاعی تجزیہ کاروں کے مطابق براہموس کی کامیابی صرف ایک ہتھیار کے طور پر نہیں بلکہ بھارت کے اسٹریٹجک اثر و رسوخ، دفاعی سفارت کاری اور علاقائی توازنِ قوت میں بڑھتے ہوئے کردار کی علامت بن چکی ہے۔ مستقبل میں مزید برآمدی معاہدوں کے امکانات کے پیش نظر براہموس کو بھارت کی دفاعی برآمدات کا اہم ستون تصور کیا جا رہا ہے۔

بھارت کے ایس۔400 دفاعی نظام سے فضائی دفاعی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ متوقع

نئی دہلی// ایم این این// ماہرین کا کہنا ہے کہ روس سے حاصل کیے گئے جدید ایس۔400 ٹرائمف فضائی دفاعی نظام کی شمولیت سے بھارت کی فضائی دفاعی صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے، جس سے ملک کو فضائی خطرات سے نمٹنے میں مزید مؤثر صلاحیت حاصل ہوگی۔ ایس-400 دنیا کے جدید ترین طویل فاصلے تک مار کرنے والے فضائی دفاعی نظاموں میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ جنگی طیاروں، ڈرونز، کروز میزائلوں، بیلسٹک میزائلوں اور دیگر فضائی اہداف کو بیک وقت نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق اس نظام کی تعیناتی سے بھارت کو اپنے اہم شہروں، فوجی تنصیبات اور اسٹریٹجک اثاثوں کے تحفظ میں مزید مضبوط دفاعی ڈھال میسر آئے گی۔ ایس-400 کی جدید ریڈار اور ٹریکنگ صلاحیتیں دور فاصلے سے خطرات کی نشاندہی اور ان کے خلاف فوری ردعمل ممکن بناتی ہیں۔ رپورٹس کے مطابق بھارت نے روس کے ساتھ ایس-400 نظام کی خریداری کا معاہدہ کئی برس قبل کیا تھا اور اس کی مختلف یونٹس مرحلہ وار بھارتی فضائیہ کے حوالے کی جا رہی ہیں۔

ابھیشیک بنرجی نے سی آئی ڈی کو بھیجا جواب

دفتر میں پیش ہونے کے لیے مانگا وقت

قومی آواز بیورو

مغربی بنگال پولیس کی سی آئی ڈی کے نوٹس پر ترنمول کانگریس کے جنرل سکریٹری اور رکن پارلیمنٹ ابھیشیک بنرجی نے اپنا جواب بھیجا ہے۔ انہوں نے 'سلنچر سمیچ' کے معاملے میں پوچھ تاچھ کے لیے جنوبی کولکاتہ واقع سی آئی ڈی دفتر میں پیش ہونے کے لیے مزید وقت کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ یہ معاملہ تب درج کیا گیا تھا جب ترنمول کے کچھ اراکین اسمبلی نے شکایت کی تھی کہ مغربی بنگال اسمبلی میں جمع کرائے گئے سرکاری دستاویزات پر کئی اراکین اسمبلی کے جعلی دستخط کیے گئے تھے۔ یکم جون کو سی آئی ڈی دفتر میں پیش نہ ہو پانے کے بعد مغربی بنگال کی سابق وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے بھتیجے ابھیشیک بنرجی کو ریاست کی تحقیقاتی ایجنسی نے ایک نیا نوٹس بھیج کر پیر کو دوپہر تک پیش ہونے کو کہا تھا۔ 'آئی اے این ایس' کے مطابق ریاستی پولیس کے ذرائع نے بتایا کہ ہفتہ کو یہ واضح ہو گیا تھا کہ ابھیشیک بنرجی سی آئی ڈی دفتر نہیں آئیں گے، کیونکہ وہ دہلی کے لیے نکل چکے تھے۔ حالانکہ پیر کو انہوں نے سی آئی ڈی کو ایک باضابطہ پیغام بھیج کر پیش ہونے کے لیے مزید وقت کا مطالبہ کیا ہے۔ ریاستی پولیس کے ذرائع نے بتایا کہ ابھیشیک بنرجی نے اپنے پیغام میں سی آئی ڈی کو پیر کے روز دہلی میں اپنی موجودگی کے بارے میں بتایا اور 10 جون کو کلکتہ ہائی کورٹ کی سنگل جج ویکیشن بنچ میں اپنی عرضی پر ہونے والی اہم سماعت کا بھی ذکر کیا۔ اس عرضی میں سی آئی ڈی کے سمن کو چیلنج کیا گیا ہے اور اس معاملے میں گرفتاری سمیت کسی بھی سخت کارروائی سے تحفظ طلب کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے جب ابھیشیک بنرجی نے سی آئی ڈی کے سمن کو چیلنج کرنے اور تحفظ کے مطالبے کو لے کر کلکتہ ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا، تو انہوں نے معاملے کی جلد سماعت (فاسٹ ٹریک ہیرنگ) کے لیے بھی عرضی داخل کی تھی۔

بھارت نے پاکستان پر ایٹمی برتری حاصل کی

ہتھیاروں کی تعداد 190 تک پہنچ گئی۔ ایس آئی پی آر آئی

ایم این این

نئی دہلی// اسٹاک ہوم انٹرنیشنل پیس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (SIPRI) کے تازہ ترین جائزے کے مطابق، بھارت نے پاکستان پر اپنی جوہری برتری کو مزید بڑھا لیا ہے، اس کے اندازے کے مطابق پاکستان کے 170 کے مقابلے میں اس کے ہتھیاروں کی تعداد 190 تک پہنچ گئی ہے۔ 8 جون کو جاری ہونے والی اپنی سالانہ کتاب 2026 میں، سپری نے کہا کہ دونوں جنوبی ایشیائی ہمسایوں نے 2025 کے دوران اپنی جوہری قوتوں کو جدید اور مضبوط کرنا جاری رکھا، یہاں تک کہ عالمی سطح پر جوہری خطرات میں اضافہ ہوا اور ہتھیاروں کے کنٹرول کے فریم ورک کمزور ہوئے۔ سپری کا تخمینہ ہے کہ جنوری 2026 تک بھارت کے پاس تقریباً 190 جوہری وارہیڈز تھے، جو پچھلے تخمینوں سے تھوڑا زیادہ ہیں، جب کہ پاکستان کے پاس تقریباً 170 وارہیڈز تھے۔ اعداد و شمار سے ہندوستان کو اپنے مغربی پڑوسی پر تقریباً 20 وارہیڈز کی برتری حاصل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ "یہ خیال کیا جاتا ہے کہ بھارت نے 2025 میں ایک بار پھر اپنے جوہری ہتھیاروں کو تھوڑا سا بڑھایا ہے اور نئی قسم کے جوہری ترسیل کے نظام کی ترقی جاری رکھی ہے۔ سپری نے نوٹ کیا کہ نئی دہلی کی جدید کاری کی کوششیں زیادہ سے زیادہ طویل فاصلے کی صلاحیتوں کو فروغ دینے پر مرکوز ہیں جو پاکستان کے ساتھ اپنی دیرینہ تزویراتی دشمنی کو جاری رکھتے ہوئے پورے چین میں اہداف تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ پاکستان، اس دوران، نئے ڈیلیوری سسٹمز تیار کرتا رہا اور فیزائل مواد جمع کرتا رہا، ایک ایسا رجحان جس کے بارے میں سپری نے کہا کہ آنے والی دہائی میں ایک بڑے ہتھیاروں کی حمایت کر سکتا ہے۔ یہ رپورٹ جنوبی ایشیا میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پس منظر میں سامنے آئی ہے۔ سپری نے مئی 2025 میں ہندوستان اور پاکستان کے درمیان سرحد پار کشیدگی کو ایک "غیر معمولی طور پر شدید فوجی بحران" قرار دیا جس میں دو جوہری ہتھیاروں سے لیس پڑوسی شامل تھے۔ انسٹی ٹیوٹ کے مطابق، مختصر تنازعہ نے دیکھا کہ بھارت نے پاکستانی فضائیہ اور میزائل اڈوں پر حملہ کیا جن کا ممکنہ طور پر جوہری سے متعلق کردار تھا۔ تاہم، سپری نے مشاہدہ کیا کہ دونوں ممالک نے بالآخر تصادم کو مزید بڑھنے سے روکنے کے لیے اقدامات اٹھائے۔ اسٹاک ہوم میں قائم تھنک ٹینک نے علاقائی فوجی مقابلے میں ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز کے بڑھتے ہوئے کردار کو بھی اجاگر کیا۔

ٹی ایم سی کے 20 باغی اراکین پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر کو لکھا خط، این ڈی اے کی حمایت کا اعلان

قومی آواز بیورو

کولکاتا/نئی دہلی: ترنمول کانگریس میں جاری سیاسی ہلچل کے درمیان پارٹی کے 20 باغی اراکین پارلیمنٹ نے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھ کر پارلیمنٹ میں الگ گروپ کی منظوری دینے اور علیحدہ نشستوں کا انتظام کرنے کی درخواست کی ہے۔ باغی اراکین نے ساتھ ہی بھارتیہ جنتا پارٹی کی قیادت والے قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کی حمایت کا اعلان بھی کر دیا ہے، جسے مغربی بنگال کی وزیر اعلیٰ اور ترنمول سپریمو ممتا بنرجی کے لیے بڑا سیاسی جھٹکا قرار دیا جا رہا ہے۔ اطلاعات کے مطابق باغی گروپ نے اپنے خط میں کاکولی گھوش دستیدار کو گروپ کا رہنما تسلیم کرنے کی بھی درخواست کی ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ خط پر دستخط کرنے والوں میں شتابدی رائے، پرسون بنرجی، جگدیش بسونیا، پارتھ بھومک، اروپ چکرورتی، اسیت مل، شرمیلا سرکار، پبی ہلدر اور دیگر اراکین پارلیمنٹ شامل ہیں۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب ترنمول کانگریس کی اعلیٰ قیادت نئی دہلی میں انڈیا بلاک کی میٹنگ میں شریک تھی۔ اسی دوران ناراض اراکین پارلیمنٹ نے مرکزی وزیر بھوپیندر یادو کی رہائش گاہ پر ملاقات کی تھی۔ اس میٹنگ میں راجیہ سبھا کے سابق رکن سکھیندو شیکھر رائے بھی موجود تھے، جنہوں نے بعد میں راجیہ سبھا کی رکنیت اور پارٹی دونوں سے استعفیٰ دے دیا۔ یہ بھی پڑھیں: مشکل میں ممتا! ترنمول کا باغی گروپ خفیہ میٹنگ کے بعد مرکزی وزیر بھوپیندر یادو کے گھر پہنچا، سویندو ادھیکاری بھی موجود کاکولی گھوش دستیدار نے میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ باغی اراکین نے موجودہ سیاسی حالات اور مغربی بنگال کے انتخابی نتائج کو مدنظر رکھتے ہوئے این ڈی اے کی حمایت کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ گروپ کے اراکین کو لگتا ہے کہ ان کا سیاسی مستقبل این ڈی اے کے ساتھ زیادہ محفوظ ہوگا۔ اس سے قبل بھی ترنمول کانگریس کے اندر اختلافات کی خبریں سامنے آتی رہی ہیں، تاہم پارلیمانی سطح پر اتنی بڑی تعداد میں اراکین کا بیک وقت الگ راستہ اختیار کرنا پارٹی قیادت کے لیے ایک غیر معمولی چیلنج سمجھا جا رہا ہے۔ سیاسی مبصرین کا ماننا ہے کہ اگر باغی گروپ کو باضابطہ منظوری مل جاتی ہے تو اس کے اثرات نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ مغربی بنگال کی سیاست پر بھی مرتب ہو سکتے ہیں۔ دوسری جانب ترنمول کانگریس کی طرف سے اس تازہ پیش رفت پر باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے، تاہم سیاسی حلقوں میں اس معاملے پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے۔ باغی اراکین کی جانب سے اسپیکر کو خط لکھے جانے اور این ڈی اے کی حمایت کے اعلان کے بعد اب نظریں لوک سبھا اسپیکر کے فیصلے اور ترنمول قیادت کے آئندہ لائحہ عمل پر مرکوز ہیں۔